منقبت

آپ کے بھی ہاتھ میں جنت کا پروانہ تو ہو
آپ نے مولا علیؑ کو راہبر مانا تو ہو

آج بھی بڑھ بڑھ کے ہوگا حسنِ دانائی فدا
حضرتِ بہلول جیسا کوئی دیوانہ تو ہو

ساقیِ کوثر شرابِ عشق بھر دے گا مگر
بغض کی آلودگی سے پاک پیمانہ تو ہو

آپ کو ہم تو سکھائیں خوب آدابِ ثناء
منقبت کی محفلوں میں آپ کا آنا تو ہو

ایسے کیسے بخش دے عشقِ علیؑ دیوانگی
صاحبِ دولت نہ ہو پر آدمی دانا تو ہو

غاصبوں کا ذکر سننے کون آئے گا بھلا
گفتگو عالی نہ ہو لیکن شریفانہ تو ہو

گھر میں تیرے صرف رحمت کے فرشتے ہی نہیں
انبیاء تک آئیں گے گھر میں عزاخانہ تو ہو

مرتضیٰ سے ہمسری کا شوق اچھا ہے مگر
ایسی ماں ایسا پدر ایسا زچہ خانہ تو ہو

خود اُسے شہرِ نجف لے جائیگی دیوانگی
ہاں مگر گوہر کی طرح کا کوئی دانا تو ہو